۱۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت مشتگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

جلد ۱۰ — معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

۱۲ - ربیع الثانی ۱۳۲۹ سنہ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ - اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء مطابق یکم بیساکھ ۶۸ سمت

نمبر ۲۴ — پیشگی چار روپے

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

(۱۲)

صحت حضرت صاحب

خدا کے فضل سے حضرت صاحب کا زخم اب بہت اچھا ہے بلکہ عنقریب بھرنے کو ہے اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زخم بالکل خشک ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ پرسوں بباعث سوء ہضم کے چند اسہال ہو کر طبیعت ضعیف ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے۔

درس بخاری شریف کا دیتے ہیں۔ ممکن ہے سوء ہضم کی وجہ بھی دماغی محنت ہو جو شاید ان دنوں میں زیادہ ہوئی۔

بندہ الٰہی بخش بقلم خود

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک گواہی پر پھر سرگودہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے ماموں جناب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پاکر امرتسر تشریف لے گئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت یابی کے واسطے دست بدعا ہوں اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرماوے اور جلد ان کو صحت عطا کرے۔ آمین

مدرسہ انشاء اللہ ۱۵ - اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء کو کھل جاویگا۔ بچوں کو بھیجنا چاہیئے۔ انٹرنس کے امتحان پر جانے والے طلبا احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔

جلسہ بٹالہ

مخدوم و مکرم حضرت خواجہ صاحب کا وجود باوجود ان کے فصیح اور پُر معرفت لیکچروں کے سبب اور ان کی خلیق طبیعت کے سبب دن بدن ایسا قیمتی ہوتا جاتا ہے کہ عنقریب یک دانہ انار و صد بیمار والی مثال ان پر صادق آنے لگے گی۔ چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں کہ خواجہ صاحب کو لیکچر کے واسطے یہاں بھیجو۔ پہلے ایسٹر پر بنارس جانے کی تجویز تھی۔ مگر یونیورسٹی ڈیپوٹیشن نے اصرار کیا۔ کہ خواجہ صاحب اس کے ہمراہ کوئٹہ جائیں۔ جناب نواب وقار الملک صاحب کا جوابی تار حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا کہ خواجہ صاحب کو کوئٹہ جانے کی اجازت دی جاوے۔ اُدھر بنارس سے تار آنے شروع ہوئے کہ خواجہ صاحب بنارس آویں۔ آخر بلوچستان کی قسمت بتوں کے شہر پر غالب آئی۔ حضرت صاحب کی اجازت سے خواجہ صاحب کوئٹہ تشریف لیگئے۔ اور بنارس کا جلسہ فی الحال ملتوی ہوا۔ یہاں کی رائے ہے کہ بنارس میں جلسہ اپریل کے اخیر ہفتہ اتوار کو ہو۔ وہاں کے دوستوں نے تاحال اپنے منشاء سے اطلاع نہیں دی اس اثناء میں ایک درخواست انجمن احمدیہ لائل پور سے آئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب مولوی راجیکی صاحب وہاں تشریف لے جاویں اور ایک درخواست بٹالہ کی انجمن احمدیہ سے آئی ہے۔ سنا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اراکین بھی اپنے سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کی تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ انجمن بٹالہ کے جلسہ کے واسطے ماہ مئی کا پہلا ہفتہ اتوار مقرر ہوا ہے۔ لائل پور کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ بٹالہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تشریف لے جانا بھی تجویز ہوا ہے پھر جو خدا کو منظور ہو۔

مخالفین سے نیکی کرو

مکفر اور مکذب مولویوں کے ہاتھوں سے تنگ آکر ہمارے ایک دوست نے جو خود بھی مولوی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا ہے کہ یہ مکذبین بھی تو کافر ہیں کیوں نہ ایسا کیا جاوے کہ ہماری جماعت کے مولوی صاحبان ان کے حق میں ایک کفر کا فتوے مسجل بمواہیر تیار کرکے شائع فرماویں

حضرت نے فرمایا۔ ان کو لکھ دو کہ آپ ان مخالفین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں اور ان کے ساتھ حتے الوسع نیکی کرتے رہیں وہ برا کہیں تو آپ خاموش رہیں اللہ تعالےٰ آپ کو فتح مند کریگا۔

نکتہ معرفت

ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مقروض ہو گیا ہوں آپ کے بڑے بڑے مرید ہیں۔ مجھے سارا روپیہ ان سے دلا دیں۔

فرمایا۔ اس کو لکھو کہ میرا تو بڑا پیر بھی اللہ ہے۔ اور بڑا مرید بھی اللہ ہے۔ وہ پیر ہے کیونکہ وہ میرا ہادی ہے۔ وہ مرید ہے کیوں کہ جو وہ ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ مُرید خدا تعالےٰ کا ایک نام ہے۔ وہی سب میرے کام کرتا ہے میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا اپنے مریدوں سے کرتا ہوں۔ آپ کو جس طرح کا اضطراب ہے اگر اسی میں دعا کی توفیق مل جائے۔ تو انشاء اللہ بیڑا پار ہو جاویگا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ارشادِ امیر رضؓ

عبرت فرمایا - عبرت کا مقام ہے - ننگل مدت سے مصیبت مین گرفتار ہے پہلے ہیضہ تھا - پھر اب طاعون کا زور ہے - دوسرون کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے -
(ننگل ایک چھوٹا سا گاؤن قادیان کے قریب ہے، ایڈیٹر)

خدا رازق ایک ہندو کا خط پیش ہوا کہ مین نے اپنے مقصد کے پورا ہونے پر کچھ نذر مانی ہوئی تھی جو ارسال خدمت ہے - فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے عجیب طریقون سے رزق عطا کرتا ہے اس کی پرورش کی راہین الگ ہین دنیا کے لوگ سمجھ بھی نہین سکتے - من حیث لایحتسب کا یہ ایک نمونہ ہے جہان سے خیال اور وہم بھی نہ ہو وہان سے رزق آجاوے -

آپ مرزا صاحب کو کیا کہتے ہین ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی یہ لکھدینے کو طیار ہین کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہین - فرمایا - پھر وہ مرزا صاحب کے دعوے اور الہام کے متعلق کیا کہین گے - مدعی وحی و الہام کے معاملہ مین دو ہی گروہ ہو سکتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین - اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے تھے اون کو ماننا چاہیئے اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہون نے سچ بولا اور وہ فی الواقعہ مامور تھے اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی -

مخالفین کو سلام ۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح بعض خطوط کا جواب لکھوا رہے تھے ڈاک مین ایک مخالف کا خط بھی تھا آپ نے محرر ڈاک کو فرمایا کہ اس کا سرنامہ لکھو جناب من! دوبارہ فرمایا - صرف جناب رہنے دو - اور سلام نہ لکھو کیونکہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہین اور ہم سے ایک طرف ہین اور اس موقع پر اپنے ایک اُستاد کا واقع سُنایا کہ انہون نے ایک مرتبہ ایک شخص کو جو اسلام سے منکر تھا - سرنامہ لکھا - مرکز محیط علماء و محیط مرکز فضلاء - اور فرمایا - کہ یہ سرنامہ اس لئے منتخب کیا کہ ہمارا اور ان کا اختلاف اسی قسم کا ہے پھر حضور نے فرمایا کہ :-

ہمارے پاس ایک ہندو نے اپنے لڑکے کے واسطے دُعا کو کہا - ہمنے اوس کے سامنے جب دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ دونون جہان مین اس کا بھلا کرے تب اس نے کہا کہ آپ ایسی دُعا نہ کرین کیونکہ آپ جو دونون جہان کی بھلائی چاہتے ہین اس کے تو یہ معنے ہین کہ وہ مسلمان ہوجائے -

ایسا اعتراض ناجائز ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین عرض کیا کہ اگلے روز حضور نے فرمایا تھا - مرزا صاحب کا انکار ہمارے اور مخالفون کے درمیان بغاوت کا مقدمہ ہے یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی - نیز جن کا انکار جان بوجھ کر نہین اون کو کس طرح ملزم کہا جاوے -

فرمایا - گورنمنٹ کے قانون کا نہ جاننا کوئی عذر نہین ہے اس دوست نے عرض کیا - گورنمنٹ کو چونکہ دلون کا پورا علم نہین ہوتا اس لئے وہ سزا دینے مین معذور ہے اور اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہے - فرمایا - اگر یہی بات ہے - تو پھر تلوار مظلوم کو کیون کاٹتی ہے -

ایک شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیون کے حق مین بعض مقامات پر ایسی تحریرین لکھی ہین جن کو ان کی نسبت بولنے سے دل ڈرتا ہے - مثلاً ایک مقام پر فرمایا ہے - تمام سعید لوگ خدا کی اس آواز کو سن کر قبول کرین گے - سوائے اون کے جو دوزخ کے بھرنے کے واسطے ہین - فرمایا - ہمارے مخالف اون عیسائیون کو جو بلاد یورپ و امریکہ مین رہتے ہین کیا سمجھتے ہین - دہریہ کہتے ہین اگر خدا مین رحم ہوتا تو چھوٹے بچے نہ مرتے اور نہ اس قدر انکو مصیبتین ہوتین - جن مین چھوٹی عمر مین مبتلا ہو جاتے ہین پس اس قسم کے ترس کے لفظون کا نتیجہ دہریت ہے یا مزا کا انکار کر دیا جاوے تناسخ کا مسئلہ بھی ایسے ہی خیالات سے پیدا ہوا ہے - فیثاغورث کو انہی مشکلات نے تناسخ کا قائل کر دیا تھا -

ہمین ان فتوون کی پرواہ نہین ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے - کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دین تو ہم کفر کا فتوے واپس لے لینگے - فرمایا - ہمین ان کے فتوون کی کیا پرواہ ہے - اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہین - جب سے مولوی محمد حسین نے فتوے دیا وہ دیکھے کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہان تک پہنچ گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے -

مرزا صاحب کی تعلیم عالم ارواح مین برادرم منشی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانوالہ کا ایک خط حضرت صاحب خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا - جس مین برادر موصوف نے اپنا ایک خواب لکھا ہے دیکھا کہ "دار الامان مین حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور تقریر فرما کر اور تھک کے ایک چارپائی پر تشریف فرما ہین - چارپائی پر حضور کے راست جانب نیاز محمد حضور کے پاؤن دبانے لگ گیا - فرمایا - جزاک اللہ - دوسری جانب اخویم منشی احمد الدین صاحب بیٹھے ہوئے پاؤن دباتے ہین مین نے طاعون زدہ لاشون کا نظارہ جو پہلے دیکھا تھا - عرض کیا - فرمایا - استغفر اللہ"

اس خواب کی تعبیر مین حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ استغفار بہت کرنا چاہیئے یہ طاعون کا علاج ہے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوانے چاہیئین اور صدقہ دینا چاہیئے -

فرمایا کہ ہمارا مرزا تو عالم ارواح مین بھی استغفار سکھاتا ہے وہ جاہل لوگ ہین جو ہمین بے ایمان کہتے ہین انہین چاہیئے - کہ اپنے ایمان کی فکر کرین -

رُباعی

(از سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

مُژدہ بمن رسید کہ پسر شریف زاد
احمدؐ نوید دادہ بدیں ثمرۂ مراد
دل تہنیت کُناں بہ طرب آمدہ برقص
بشگفت و خوش بگفت کہ عمرش دراز باد

جنازہ غائب - احباب میان محمد بخش صاحب بھنگالی کی اہلیہ نوجوان کا جنازہ پڑھ دین - اللہ تعالےٰ مغفرت کرے -

رسید زر

۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

جناب مخدوم محمد صدیق صاحب [۱۵] ۱۴۱ للعہ
جناب عصمت اللہ صاحب [۵۵] ۲۶ للعہ
جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب [۸۴] ۱۳ ۶
میان مہر محمد صاحب [۹] ۲۴۰ للعہ
مرزا رحیم بیگ صاحب [۵] ۹۴ للعہ
میان نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عہ
میان غلام رسول صاحب [۱] ۲۷۰ ۶
راجہ صدر الدین صاحب [۹۱] ۲۶ للعہ

۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

میان محبوب دین صاحب [۱۸] ۲۷ ۶
گل حسن صاحب ۱۸۳۲ للعہ
میان عبد المجید صاحب ۱۸ للعہ

جناب ابوبکر یوسف صاحب [۵] ۱۶ صمہ
جناب محمد علی صاحب ۴۴ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۱۳۴ ۶
جناب مرزا حسین بیگ صاحب [۲۵] ۲۶ للعہ
جناب عبد المجید صاحب [۸۴] ۲۲ للعہ
میان نور محمد صاحب ۲۳۶۰ ۱۱
جناب عبد الستار صاحب [۹] ۲۷۰ ۶
میان محمد حسین صاحب ۲۶۵۶ ۶

۱۵ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

جناب محمد الٰہی صاحب [۳] ۱۴ للعہ

۱۷ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

میان سراج الدین صاحب ۲۱۹۰ عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قادیان کا ساقی

پہلے حضرت اکمل نے ایک نظم اس طرز پر لکھی تھی - اب میاں علی محمد صاحب شاعر ڈنگوی نے لکھی - ناظرین ملاحظہ فرماویں اور داد دیں :- (ایڈیٹر)

بزم جہاں میں پیکر شرب شراب اُلفت — سیکھے کوئی تو تجھ سے بزم جہاں کے ساقی
سرخوش مئے خوشی سے ہیں کودتے اچھلتے ! — پیر و جوان کیا کیا پیر و جواں کے ساقی
ساغر میں تیرے کیا کیا لُطف و مزے بھرے ہیں — ہے اک مزے میں عالم لطف بیاں کے ساقی
لاکھوں گذر گئے ہیں تیرے لئے ترستے — لبریز آب حیواں رطل گراں کے ساقی
ساغر بھرا ہے تیرا کیا شربت شفا سے — ہوں روگ دور جس سے جاں جہاں کے ساقی
خضر و مسیح زندہ ہوتے اگر جہاں میں — اس جام جانفزا پر مرتے جہاں کے ساقی
قاضی و محتسب سب پینے ہیں چاہتے ہیں ! — جو گھٹے پیالے تیری شیریں زباں کے ساقی
کیسی شراب صافی کچھ آپ نے پلا دی — سرمست ہو رہے ہیں صوفی جہاں کے ساقی
بھر دے ہے جام جسکو توحید حق کی مئے کا — دہو دے داغ دل سے عشق بتاں کے ساقی
خم مئے محبت اپنے لگا دے مُنہ سے — بنتا ہے ساغروں سے کیا آسماں کے ساقی
کھینچو نہ خشک مُلّاں دامان دل ہمارا — ہم جانتے ہیں تم کو تم ہو کہاں کے ساقی
ہے سلسبیل جاری کہدو علی کدعہ میں — آؤ جہاں کے پیاسو ! آئے جہاں کے ساقی

[illegible]

محمڈن یونیورسٹی کیسی ہوگی

جناب مولوی حافظ ابوسعید عربی صاحب جو کہ مجوزہ محمڈن یونیورسٹی کی ناظم کمیٹی کے ممبر ہیں - اور آج کل رنگون برہما میں اپنے تجارتی کاروبار کی سرانجام دہی کے علاوہ شب و روز ہمہ تن یونیورسٹی فنڈ کی امداد میں بدل و جان مصروف بلکہ محو ہیں - اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں یہ ہماری یونیورسٹی درحقیقت قرطبہ و بغداد کے درجہ کی ہوگی - اور سب سے اول مذہب کی حمایت اسکا فرض ہوگا - مسلمانوں میں کوئی خوبی سوائے پاک مذہب اسلام کے نہیں - اگر ان کی رگ میں حمیت اسلام نہو - تو اُن میں اور گنگا رام میں فرق نہیں - آپ مطمئن رہیں کہ دین کی تعلیم کا عمدہ انتظام ہوگا" ہم اُن کے خط میں سے اس اقتباس کو بخوشی چھاپتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں ! کہ ایسا ہی ہو -

کوئی حاجی صاحب کا پتہ بتلادے

میرا باپ مسمی نورالدین ٹیوی ولد قطب الدین سکنہ میرپور حال سکونت ریاست پونچھ حج کرنے کو عرصہ ۶ ماہ سے زاید ہوگیا ہے گیا تھا - تا حال خط تک نہیں آیا - مرگیا ہے یا زندہ ہے - کسی صاحب حاجی کو معلوم ہو - تو برائے للہ جواب سے اطلاع بخشیں

(خاکسار شرف الدین ٹیوی احمدی سکنہ پونچھ سٹیٹ)

مولوی مہر بخش صاحب مرحوم

مختار و میونسپل کمشنر رڑکی بڑے مخلص احمدی تھے - حضرت خلیفہ رشید الدین احمد صاحب کے زمانہ قیام رڑکی میں آپ اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور ایسے پرجوش اور باحمیت تھے کہ اعلانیہ علمائے سنگدل کو تبلیغ کرنے میں تامل نہ کرتے تھے - کل قصبہ ان کا مخالف تھا - مگر انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی - ایک مدرسہ اپنے مکان پر ترجمۃ القرآن کا جاری کر رکھا تھا - تمام اوقات کچہری سے جو فرصت کے ملتے تھے - مدرسہ میں صرف کرتے تھے - افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں آپکا ناگہانی انتقال ہوگیا - ناظرین بدر سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب ادا کریں اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں - کوئی اولاد نہیں چھوڑی - آپ انجمن احمدیہ سہارنپور کے پریذیڈنٹ تھے - اور بہت خلوص سے کام کرتے تھے - ۲ - اپریل ۱۹۱۱ء

امشاج نمبر (۱)

ہمیں یسوعی صاحبان کے اس فرمان پر ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے - کہ یسوع بن باپ تھا - اس واسطے دوسرے انسانوں پر فضیلت رکھتا تھا - حالانکہ بن باپ ہونا کوئی فضیلت نہیں - ہم نے تو مرغیوں کو بھی دیکھا ہے - کہ وہ بغیر مرغے کے انڈے دیتی ہیں - مریم صدیقہ نے بغیر مرد کے پاس جانے کے بچہ جن دیا - تو کیا ہوا بہرحال اس پر ہمارے پاس چند مضمون پہنچے ہیں - جن میں سے ایک اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے - باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ (اڈیٹر)

اعتراض :- قرآن کریم جبکہ انسان کی پیدائش نطفہ رجل و مرات کے امشاج سے بیان کرتا ہے - تو پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے - کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے - ایسی پیدائش خلاف نیچر ہے - نہ مسموع نہ مقبول الخ :-

الجواب :- اللہ پاک نے ایسے ہی کوتاہ اندیشوں کی نسبت فرمایا ہے هل اتیٰ علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئًا مذکورًا :- ہم نے انسان کی صورت کا نقش پانی پر کھینچا جو تمہاری سمجھوں میں از قسم محالات ہے - اور پھر اس شکل کو وہ وہ فراز و نشیب دکھائے کہ لیے امشاج سے ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ پانی صورت قبول کرتا - اور پھر اس میں عظام - اوتار - عروق پیدا کئے - اور امشاج سے ہی اعضائے ظاہر کو اس خوبی سے مرتب و آویزاں کیا - کہ جس کے مشاہدہ سے عقل انسانی حیران ہے، یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اور ان میں سے اعضائے باطنہ :- قلب - کبد - گردہ - پھیپھڑا - تلی - معدہ - امعاء - رحم - مثانہ کو مدور بنایا - استخوان سر کو بیچیں ٹکڑوں سے جوڑ کر اس میں طرح طرح کی حکمتیں بھر دیں - حس مشترک کو دماغ میں مقدم کیا - تا محسوسات کا ادراک کرے - پھر دوسری جانب قوت خیالیہ کو رکھکر وسط دماغ میں وہم کو رکھا - تا جزیہ کا ادراک معلوم کرے - اور حافظ کو مؤخر دماغ میں یوں ودیعت کیا کہ تا خزانہ وہم اس کے مدرکات کا حامل و حافظ ہو - منجملہ اُن کی قوۃ متفکریہ کو بیغولہ دماغ میں قدرت دی - تا تصرف اس کا ان امور میں ہو جو خیال و وہم میں موجود ہے معہذا اس ذرا سی پٹاری میں قوت شمیہ کو اضافہ کر کے قوت بصریہ کو ایک بیٹھ مجوف کے اندر بند کیا تا تو صورت میں امتیاز کرے - غرض اللہ حکیم و قادر نے انسان کو قطرہ محض سے کیونکر ترتیب دیا - اب یہی پیکر اپنے خالق پر جرح کرتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا نہیں کرسکتا - وہ یہ نہیں کرسکتا - وہ وہ نہیں کرسکتا - ہم عجوبہ نمایاں کرسکتے ہیں - ایکسریز (X Rays) سے جسم کی رگیں دیکھ سکتے ہیں -

امشاج کے لفظ سے معترض کو یہ دہوکا لگا ہے - کہ گویا اللہ تعالےٰ ظرف رحم میں مرد و عورت کے توام کو اسطرح پھینٹتا ہے جیسے انڈے کی زردی و سفیدی پھینٹی جاتی ہے - یہ نہیں کہ دور امشاج چار ماہ تک رحم مادر میں متواتر ہوا کرتا ہے - یعنی جب نطفہ انسان کہ رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے تو مثل کرہ کے مدور ہوتا ہے - بعد ازاں حرارت رحم اس کو غلیظ کر کے اوپر ایک پوست باریک ظاہر کرتی ہے - اور پھر عروق رحم اس سے متصل ہو کر اس میں منافذ پیدا ہوتے ہیں - جن سے ہوا و غذا مولود کے پہونچتی ہے - پھر بحکم

خالق عالم قوۃ مصورہ اس میں خلق ہو کر ایک پارہ دل کیواسطے درمیان میں اور دوسرا حصہ جانب راست کبد کیواسطے اور تیسرا حصہ جانب فوق دماغ کیلئے اور چوتھا ٹکڑہ تحت الات کے تولید کیواسطے تقسیم کرتی ہے - بعد ازاں سرہ کو درید اور شریان کے ساتھ متصل کرتی ہے - (یہ چاروں افعال بھی ضمنی امشاج ہوئے - پھر ہیندرہ یوم میں علقہ ہو کر ستائیس دن میں گوشت ہو جاتا ہے اور مہرہ پشت کا اساس بدن میں ممتد ہوتے ہیں - (یہ پہلا امشاج ہوا) و لہذا ۳۰ روز میں سر و دوش اور ہاتھ و پیر اور شکم اور ہڈیاں ظاہر ہوتی ہیں - پھر وہ خون حیض جو مثل چراغ کے جلتا ہے - ان استخواں پر گوشت چڑہاتا ہے - (یہ دوسرا امشاج ہے) اور بحکم باریتعالے - اس میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے - جس سے علقہ مضغہ ہو جاتا ہے - اور یہ امشاجی مدت تین ماہ تک کی گذری (یہ تیسرا امشاج ہوا) منجملہ اس کے چار ماہ تک اختلاط اجزا کا ہوتا ہے - بعدہٗ تمام ہو جاتا ہے (یہ چوتھا امشاج ہوا) باقی آئندہ - انشاء اللہ مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ممکن ثابت کیا جاویگا - والسلام -

(خاکسار مرزا حسام الدین احمد احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ -

درخواست دُعا

برادر ثناء اللہ ساکن کالاخطائی تمام بزرگان احمدیہ سے مفصلہ ذیل امور کے لئے دعاء کی درخواست کرتے ہیں -

۱ - بوجہ چوری ہو جانیکے مالی حالت کمزور ہے اللہ تعالےٰ قرض اتار دے -

۲ - حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ صحت بخشے اور عمر میں برکت دے -

۳ - اعمال صالحہ کی توفیق ہو -

اطلاع

بعض احباب نے اس نئی انجیل کے ترجمہ کے متعلق دریافت کیا ہے جس کا نام Crucifixion ہے اور جو کہ میں نے امریکہ سے منگوائی ہے - ان کی اطلاع کے واسطے عرض ہے کہ اس کا ترجمہ میں انشاء اللہ جلد شائع کرونگا -

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک سر کن بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنے کیواسطے خرید کرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا - قیمت فی نسخہ ۲ ر ہوگی -

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اُردو مکمل ۹ ر	درثمین مکمل اردو مجلد ۳ ر غیر مجلد ۳ ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۷ ر غیر مجلد ۵ ر	چولہ گرونانک صاحب ۱ ر
سنت احمدیہ ۴ ر	کفارہ ۳ ر
معیار صادقین ۳ ر	القول الصحیح ۱ ر
کاسر احمدی (مولوی غلام رسول صاحب) ۰ ر	کاسر احمدی (اللہ داد والے) قیمت ۰ ر
نظم مستورات ۰ ر	شہادت الفرقان ۰۲ ر
سر شہادتین ۱ ر	جام شہادت ۰ ر
شرایط بیعت (ایک روپیہ کی ۲۵) فی کاپی ۰ ر	کتاب الصیام ۱ ر
تفسیری نوٹ (تین روپیہ)	صحیفہ آصفیہ ۲ ر
غلامی ۳ ر	عصمت الانبیاء ۷ ر
ردائے صالحہ ۴ ر	ضرورت زمانہ ۸ ر
السر المکتوم ۵ ر	شہادت آسمانی حصہ اول و دوم
فتح دین ۳ ر	ظہور المسیح ۶ ر
مباحثہ رامپوری ۰۲ ر	البرہان الصریح ۰۲ ر
الانتخاب ۳ ر	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ۳ ر
شری بڈھکلنک درشن ۸ ر	مورکھ سدھ ۱ ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۱ ر	کرشن لیلا ۱ ر
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ ر صرف	خط او حضرت کی تقریر ۱ ر
تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵ ر	سہ پارہ ترجمۃ القرآن بجائے سات روپیہ کے ۳ ر
ایضاً قسم ۱۰۰ ۹ ر	کشف الاسرار مسیح ناصری کی قبر کشمیر میں ہونیکا ثبوت
عقاید احمدیہ - احمدیوں کے عقاید و دلایل ۲ ر	قیمت ۲ ر

مدرسہ تعلیم الاسلام

اعلان کیا جاتا ہے - کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۵ اپریل ۱۹۱۱ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کھلجائیگا - تمام طلباء کو مقررہ تاریخ کو حاضر ہو جانا چاہیئے

(صدر الدین ہیڈ ماسٹر)

جماعت بندی

مدرسہ احمدیہ کی جماعت بندی ہوگئی ہے - جو صاحبان اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرنے کے واسطے بھیجنا چاہیں - بھیجدیں -

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا ہے اور مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا بدہضمی - اشتہاء کا کم ہونا - یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرماویں -

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مبہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا - فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپیہ دو آنہ کردی ہے - تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی بہائی بھی فایدہ اٹھادیں شرایط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدوں امداد آگ و بجی و چونہ صرف چند میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپیہ دو آنہ میں روانہ ہوگی - (۲) پتہ صاف جواب کیلئے جوابی کارڈ - ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو - تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جائے گی - روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر

غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑیانوالہ

(ضلع لائل پور)

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پچیسواں ۲۵

رکوع نمبر ۱۴

آغاز سورۃ الدخان

رکوع نمبر ۱

۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(بقیہ)

حٰمٓ - اپنی کتاب کا حافظ - اپنے رسول کا حافظ وحامی - منزل الکتاب -

فی لیلۃ مبارکۃ - لیلۃ القدر جس کے معنے حضرت اقدس ؑ نے یہ کئے ہیں - کہ جو زمانہ کسی مامور کے بھیجنے کے لئے مقرر ہوتا ہے اور جس میں جہالت کی ظلمت اور کسی نور کے پھیلانے والے کی ضرورت ہوتی ہے وہ لیلۃ القدر ہے اور یہ لیلۃ قرآن ہے - مگر ساتھ ہی حضور مغفور نے فرما دیا کہ جو علماء ایک خاص رات کا نام رکھتے ہیں حقیقی معنے وہی ہیں -

کہتے ہیں قرآن لوح محفوظ سے سماء دنیا پر یکدم نازل ہوا - پھر وہاں سے جبرئیل تھوڑا تھوڑا لایا - بعض کا قول ہے کہ اجمالی رنگ میں قلب نبیؐ پر اترا - پھر وقتاً فوقتاً تفصیلی طور پر نازل ہوتا رہا - تیسرا قول یہ ہے (جو مجھے پسند ہے) سورتوں کو بھی کتاب کہا گیا ہے پس وحی جس رات میں شروع ہوئی وہ لیلہ مبارکہ ہے - اور لیلۃ القدر - بعض محققین کے نزدیک رمضان سے مختص نہیں بلکہ سال میں کوئی ایک رات ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس رات ذکر کیا کہ میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا وہ اس سال کی بات ہے ہمیشہ کے لئے مقرر نہیں یہ شکل بھی مفسرین کی تقلید سے ہے ورنہ وہی رات مبارک ہے - جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا -

فیہا یفرق - جیسی نیکیوں کی تحریک فرشتوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے ایسے ہی خدا کے فیضان کی محرک ایک جماعت ہے - اس کا نام ملاء اعلیٰ ہے اور ان کا جس رات میں مشورہ ہوا اور یہ فیصلہ قرار پایا کہ خاتم الرسل کی بعثت اور خاتم الکتاب کا نزول چاہیئے وہ لیلۃ مبارکہ ہے -

امراً من عندنا - اس میں سمجھا دیا کہ ملاء اعلیٰ محرک ہیں - اصل حکم اللہ تعالیٰ ہی کیطرف سے ہے -

ھو السمیع العلیم - ان دعاؤں کو سننے والا ہے جو حق پرستوں کے دل سے بڑی تڑپ کے ساتھ زمانہ کی حالت دیکھ کر نکلتی ہیں - اور پھر ان مفاسد وفتن کا علم رکھنے والا ہے جو رسول کی بعثت کے متقاضی ہیں -

رب السمٰوات والارض - جب جسمانی تربیت کا اس قدر اہتمام ہے تو روحانی تربیت بھی ضروری ہے -

یحیی ویمیت - زمین مردہ ہوتی ہے - بارش سے زندہ ہوتی ہے اور ایک ہی بارش کافی نہیں اسی طرح ہمیشہ مختلف زمانوں میں وحی کا نزول ہوتا رہتا ہے -

رب اٰبائکم - یعنے جس طرح اس نے تمہارے باپ دادا کی جسمانی تربیت کے ساتھ روحانی تربیت بھی کی اور ان میں رسول بھیجے اسی طرح اب بھی شان ربوبیت کا تقاضا ہے کہ رسول مبعوث کرے -

بدخان مبین - اس دخان سے بموجب قول محدثین وہ قحط شدید مراد ہے - جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پڑا - یہ بھی لکھا ہے کہ قیامت کے قریب ایک دھواں اٹھیگا -

معلم مجنون - چونکہ نبی کو جس امر کے لئے مبعوث ہو اسکی ایک دھت لگی رہتی ہے اس لئے یہ سطحی خیالات کے لوگ اپنی فرسودہ عقلوں سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مجنون ہے اور اس کی کوششوں پر کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوگا -

امین - یعنے بنی اسرائیل کو ساتھ لے جاکر کوئی تمہیں دھوکہ دینا مقصود نہیں اور نہ یہ پیغام اپنی طرف سے بنالیا -

بسلطان مبین - کھلی کھلی حجت -

واترک البحر رھواً - بحر کے خشک ہونے کی نسبت لوگوں کو بہت تعجب آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل حقیقت کے خلاف وہ ایک نقشہ ذہن میں جماتے ہیں -

اصل بات یہ ہے کہ جب وہ پانی کے کنارے پر پہونچے - تو حکم الٰہی سے آندھی شروع ہوگئی اور سمندر کا پانی ایک طرف چڑھ گیا اور اُدھر کی طرف سے پانی گھٹ گیا - حضرت موسیٰ گذر گئے - فرعون آیا تو آندھی بند تھی - پانی پھر پیچھے ہٹ رہا تھا اس لئے وہ غرق ہوگئے خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قسم کے ہوا کے چلنے سے مظفر ومنصور ہوئے - چونکہ آپ مثیل موسےٰ تھے اس لئے آپ کا واقعہ حضرت موسےٰ کے واقعہ پر روشنی ڈالتا ہے -

قوماً اٰخرین - اس سے مراد بنی اسرائیل نہیں ہیں کیونکہ وہ تو فرعون کی ہلاکت کے بعد پھر مصر میں نہیں آئے -

فما بکت علیہم - آسمان وزمین نہیں روئے یعنے ان کی تباہی کے بعد پھر کبھی ایسے اسباب (جو زمین وآسمان سے ہی پیدا ہوتے ہیں) نہیں پیدا ہوئے کہ وہ قومیں پھر عروج حاصل کرتیں -

۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۵ - رکوع نمبر ۱۵

(سورۃ الدخان رکوع ۲)

من العذاب المہین۔ یہ عذاب جو فرعون یعنے بادشاہ وقت کی طرف سے تھا وہ یہ تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو کمزور بنانے کے لیئے ان کے لڑکے مار دیئے گئے اور ان سے بیگار کے کام لیتے۔

مِنَ الْمُسْرِفِينَ۔ جو خدا نے حدود مقرر کئے ہین ان سے بڑھ جانے کا نام اسراف ہے، اپنی حیثیت کے مطابق کسی قیمتی حلال چیز کا استعمال کرنا اسراف نہین ہے ایک صحابی سے حضور علیہ السلام نے اس کا حال پوچھا۔ جب اس نے مال و دولت کا حال بیان کیا۔ تو فرمایا فلیرای علیك اثرہ۔ یعنے جب خدا نے آسائش دی ہے تو پھر اس کے مطابق خوراک و پوشاک ہونی چاہیئے۔

بلوٓا۔ انعام۔ مصیبت۔ بلاء کے اصل معنے جو لغت سے معلوم ہوتے ہین وہ یہ ہین۔ کسی کو ایسی چیز دینی یا ایسا حکم کرنا جس کے لینے یا کرنے کی وجہ سے اس شخص کی پوشیدہ حالت دنیا پر ظاہر ہو جاوے۔

سب سے بڑی نعمت تو نبوت ہے۔ مسلمانون مین جب نبی آیا تو ان کے اولیاء و فضلاء کے علم و تقوے و طہارت کے حالات کھل گئے۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى۔ فرعون اور اس کے ساتھیون کے اکڑ باز ہونے اور باوجود نشانون کے دیکھنے کے انکار کرنے کی وجہ بتاتا ہے۔ کہ یہ یوم آخرت سے منکر ہین۔

قوم تُبَّعٍ۔ یمن کے بادشاہون کا خطاب۔ وہ تو دور کی بات ہے۔ قریب کا قصہ بتا کر سمجھایا۔ کہ خدا کی باتون کے مقابلہ کرنے والون کو اسی جہان مین جب سزا ملتی ہے۔ تو یوم الجزاء کا انکار کیون کر جائز ہو سکتا ہے بلکہ یہان کی سزا۔ یوم آخرۃ مین جزا و سزا کی دلیل ہے لٰعبین۔ سمجھایا کہ اتنا بڑا انتظام اگر صرف جسمانی تربیت کے لئے ہے۔ تو پھر یہ ایک کھیل ہی ہو مگر ایسا ہرگز نہین بلکہ روح کے لئے بھی انتظام ہے اس واسطے اولی الالباب کہتے ہیں۔ ربنا ما خلقت هٰذا باطلاً۔ زمین و آسمان انسان کی روحانی تربیت کے لئے ایک فعلی کتاب ہے اور قرآن مجید قولی کتاب۔

ان آیات مین بھی قیامت کا ثبوت ملتا ہے کہ ہر چیز کی ایک خاصیت اور اثر کا ترتب ثابت کرتا ہے۔ کہ سب کچھ بے نتیجہ نہین۔

العزیز الرحیم۔ رحیم۔ یعنے نیک اعمال پر نیک ثمرات مرتب کرنیوالا۔ اور اگر کچھ کمی ہے تو وہ غالب ہے۔

۲۳۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۶

(سورۃ الدخان رکوع نمبر ۳)

شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ۔ سزا دیجاتی ہے تاکہ وہ شخص خوف سے آیندہ رکے یا دیکھنے والے آیندہ کے لئے عبرت سے محتاط رہین۔ مگر دوزخ کی سزا تو ان مطالب کے لئے مفید نہین پس دوزخ سزا خانہ نہین بلکہ شفاخانہ ہے اور یہ چیزین بطور علاج ہین۔

زقوم یعنے تھوہر۔ بہرحال وہ ایسا شجر ہے۔ جو گندون کے نکالنے کے لئے ہے۔ وہان کی چیزین اعمال ہی کے اظلال و آثار ہین۔ (ذق انك انت العزیز الکریم کا خلاصہ زقوم۔)

تمترون۔ تم بحثین کرتے تھے۔ جھگڑتے تھے۔

مقام امین۔ امن والی جگہ۔

سندس۔ باریک ریشم کا کپڑا۔

استبرق۔ موٹے ریشم کا کپڑا۔

کذٰلك۔ (ا) اسی کی مانند اور ادر نعمتین ہون گی (ب) یہ بات یونہی ہے۔ واقع مین ایسا ہی ہوگا۔

بحور عین۔ گوری۔ موٹی آنکھ والیان جن کی سفیدی سیاہی خوب اپنے اپنے مقام پر ہو۔

اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى۔ کفار نے بھی کہا۔ ان هی الا موتتنا الاولی۔ جب اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ تو پھر کفار کی چوٹ کس عقیدہ پر ہوئی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ایک چیز پر بعض اوقات ایک لفظ بول دیتے ہین۔ مگر جب اسکی تشریح کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے اس کا اطلاق اس پر نہین چاہیئے تھا۔ مثلاً کسی کو آگ مین ڈال کر مارنے کا مفہوم یہین تک ہے کہ اسے آگ مین ڈالدیا جاوے اور پھانسی سے مارنے کا یہ کہ پھانسی پر چڑھا دیا جاوے۔ کفار انبیاء کے متعلق ایسی کارروائیان کرتے رہے۔ گو ناکام رہے اسی لئے یقتلون النّبیین بغیر حق فرمایا۔ گویا سب انبیاء کو قتل کرتے رہے اسی طرح کفار کے متعلق مختلف عذابون کا ذکر ہے۔ قبر مین۔ دوزخ مین۔ جن کا نتیجہ بظاہر موت ہو سکتا ہے۔ اور وہ دنیاوی تجربہ کے رو سے یہی سمجھتے اس لئے وہ کفار تردیدی طور پر کہتے۔ ان هی الا موتتنا الاولی خدا نے واقعہ کے لحاظ سے فرمایا بے شک موت ایک ہی ہے۔ مگر دوزخیون کے لئے عذاب مین ایک موت نہین کئی موتین ہیں۔

یسرنٰه۔ شروع سورۃ مین کتاب کا ذکر ہے اور انزال کی وجہ فرمائی۔ مومنوں کے لئے مبارک ہے اور کافرون کے واسطے انا کنا منذرین کی شان ظاہر کریگی۔ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ بہت آسان ہے اور انذار کو یہ خوب سمجھتے ہین۔ نہ مانین تو عذاب کا انتظار کرو۔

یہان سورۃ الدخان کے نوٹ ختم ہوئے

(تمت)

آغاز سورۃ الجاثیۃ

(رکوع پہلا)

(پارہ پچیسوان رکوع ۱۷)

۲۵۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

فی السمٰوات والارض۔ بعض مقامات پر فی خلق السمٰوات والارض فرمایا۔ وہان

بناوٹ کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ یہان علاوہ اس کے مافیہا کی طرف۔ آگے اسکی تشریح بھی فرمادی اور یہ سب ثبوت ہے۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم کا جو مختصر یہ ہے۔ کہ جیسے جسمانی سلسلہ کے لئے یہ انتظام ہے ایسے ہی روحانی سلسلہ کے لئے ضرور ہونا چاہیئے۔

نکتہ۔ یہ قرآن مجید مین خاص طور سے بات ہے۔ کہ پارہ کے آخری ربع مین اسی بات کا ذکر آئیگا۔ جس سے آنے والا پارہ شروع ہونا ہوتا ہے۔ اسی طرح جس بات پر سورۃ کا خاتمہ ہوتا ہے اسی کے بیان مین دوسری سورۃ شروع ہوتی ہے۔

(۱) زمین مین ایک مادہ انفعالی ہے۔ وہ آسمان سے متاثر ہوتی ہے۔ پھر اس سے بہت کچھ نکلتا ہے۔ اسی طور پر انسان کے اندر قوے ہین۔ مگر ان قوے کا ظہور آسمانی بارش یعنے وحی آلہی پر موقوف ہے۔

(۲) جانور دن کا پھیلاؤ جوڑے سے ہے۔ اسی طرح جب تک نبوت کے ذریعے انسان اور خدا کے تعلقات باہم پیوستہ نہ ہون گے۔ کام نہین چلے گا۔

(۳) جیسے رات کے بعد دن ضروری ہے۔ اسی طرح جب طرح طرح کے فسق و فجور و کفر کی ظلمت چھا جاتی ہے تو آفتاب نبوت کا طلوع ہونا ضروری ہے۔

دو وجہ سے مامور بھیجے جاتے ہین ایک تو شریعت کی تبدیلی کے لئے اور اس تبدیل کے وجوہات اگلی شریعت کا مختص الوقت و مختص القوم ہونا یا لوگون کا اسے محرف مبدل کر دینا۔ ہماری شریعت ان دونون سے مستغنی ہے۔ کیون کہ قرآن مجید تمام جہان کے لوگون کے لئے ہے اور بالکل اسی طرح محفوظ۔

دوم۔ انسان اس تعلیم آلہی پر چلنے کے لئے ایک نمونہ اور مزکی وجود کا محتاج ہے جو اپنی قوت قدسیہ سے عملی قوت پیدا کرے۔ اور اصل مقاصد کی طرف توجہ دلاتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ بہت بڑی ہوئی تھی اس لئے اس کے تین زمانے رکھے۔ مگر اس کے بعد ایک صدی جب تک اس مامور کو اپنی آنکھ سے دیکھنے والے بالعموم رہ سکتے ہین۔

(۴) جس طرح مُردہ زمین بارش سے زندہ ہوتی ہے اسی طرح مُردہ دل وحی آلہی سے۔

(۵) ہواؤن کا یہ کام ہوتا ہے کہ نرون کے ذرات لے جاکر مادون کے ساتھ ملاتی ہین گندے مادون سے زمین کو پاک کرتی ہین۔ اسی طرح نبوت کی ہوا کے ذریعے عقائد فاسدہ و اعمال خبیثہ کا قلع قمع ہوتا ہے۔ اور نیک لوگون کے تعلقات ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک ثمرات پیدا ہوتے ہین۔

ویلٌ۔ منکران نبوت کو فرماتا ہے کہ ان کا انجام بد ہوگا۔ ویل بمعنے ہلاکت اور مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

فبشرہُ۔ اس کے معنے خوش خبری کرکے مفسرین مشکلات مین پڑے ہین۔ اور عذاب کے لئے اس لفظ کے تطابق مین بہت کوشش کی ہے۔ دراصل بشرہ منہ کے چمڑے کو کہتے ہین۔ بشارت اس خبر کو کہتے ہین۔ جس کے سننے سے منہ پر کچھ تغیر آجاوے خواہ وہ تغیر خوشی کا ہو یا رنج کا۔ پس ان معنون سے بات صاف ہے۔

ھزواً۔ وہ چیز جس کے ساتھ تمسخر کیا جاوے۔

من ورائھم۔ اس دنیوی عذاب کے بعد۔

لا یغنی۔ غنا کے معنے فائدہ دینے کے۔

۲۶۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ پچیسوان رکوع ۱۸)

(سورۃ الجاثیۃ۔ رکوع ۲)

سخر لکم۔ غور کرنا چاہیئے کہ اتنا جو کچھ بنایا ہے۔ تو کیا اسی لئے۔ کہ ہم پیٹ بھر لین اور عیش اڑالین۔ بلکہ ہم بھی کسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہین اور جیسے راستون کے طے کرنے کے لئے اور منزل مقصود تک پہونچنے کے واسطے یہ طریق خداداد ہین تو پھر روحانی منزل تک پہونچنے کے لئے بھی ضرور کوئی طریق ہوگا وہی دین ہے اس مین یہ بھی سمجھایا۔ کہ جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہین۔ وہ سوچین۔ جب یہ سب زمین و آسمان کی چیزین انہی کی خادم ہیں تو انھین معبود بنانا کیون کر سزاوار ہے۔ جو چیزین ان کے لئے مسخر ہین خود ان کا مسخر بننا ایسی عقل پر سو پھٹکار۔

سخر کے معنے کام مین لگائے صحیح ہین۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لیتخذ بعضکم بعضاً سخریاً۔ یہ کہنا کہ تمہارے قابو مین ہین غلط ہے۔

یغفروا۔ انسان اپنے عقائد کے خلاف کسی کو کچھ کرتا یا اپنے معتقدات کی تحقیر دیکھے تو اُسے فطرتاً غصہ آتا ہے۔ پھر صحابہ تو سب سے بڑھ کر غیرتمند تھے۔ اس لئے ہدایت فرمائی کہ درگذر اپنا شیوہ بنائین اور نرمی سے سمجھاوین۔ ایسا نہ ہو کہ جوش مین آکر درد دل سے مجبور ہوکر بددعا کی طرف توجہ کرین یا تلوار اٹھالین۔

لا یرجون ایام اللہ۔ جن دنون مین کسی قوم کی تباہی ہوتی ہے اور دوسری قوم کی ترقی۔ اون کو ایام اللہ کہتے ہین۔

علیہا۔ لَ نفع کے لئے۔ علے ضرر کے لئے آتا ہے۔ سوائے چند ایک مقامات کے جیسے اللّٰھُمَّ صلِّ علےٰ محمدٍ

ولقد اٰتینا۔ مومنون کو مخاطب کرکے سمجھاتا ہے کہ دیکھو ایک قوم پر ہم ایسا ہی فضل کر چکے ہین۔ لیکن اونہون نے باوجود علم سرکشی کی اس لئے اس کی سزا پائی۔ تم عبرت پکڑو۔

والنبوۃ۔ امت محمدیہ پر تو یہان تک فضل ہے کہ اس کے علماء کو بمنزلہ انبیاء فرمایا۔ علماءُ امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔

من الطیبٰت۔ ستھری اور دل پسند۔

فضلنٰھم علی العالمین۔ فضیلت دی ہم نے ان کو اسی طرز اسی جنس اسی ملک کے لوگون پر اور وہ بھی قوم کو بہ ہیئت مجموعی۔ چنانچہ ایک ہی خاندان مین نبوت بھی ہو حکم بھی ہو۔ اور رزق طیب۔ یہ انعام صرف بنی اسرائیل سے خاص ہے۔ جو اس زمانہ مین دوسری قومون کے مقابلہ مین ہوا۔

یقضی بینھم۔ دنیا مین فیصلہ ضرور ہوتا ہے۔ مگر قیامت کے روز ایسا بین فیصلہ ہوگا کہ سوائے تسلیم چارہ نہین

علیٰ شریعۃٍ من الامر۔ دین کے معاملہ مین ایک راستہ پر۔

ولا تتبع۔ خطاب جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ

مشرکین کفار نے جب سمجھا کہ مخالفت مین کامیاب نہین ہو سکتے۔ تو مداہنت کا رنگ اختیار کیا۔ جس سے دوسرے کی طبیعت خواہ مخواہ نرم پڑ جاوے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام القوم تھے۔ صحابہ کی شان مین اشداء علی الکفار آیا ہے۔ وہ کبھی بھی ایسی چاپلوسیون سے نرم پڑ جانے والے نہ تھے۔ کہ اظہار حق مین مداہنت کرین۔

اس وقت ہم احمدی بھی ان کے جانشین ہین۔ ہمین بھی یہی طریق اختیار رکھنا چاہئے۔ عیسائیون مین بعض حواری ان خیالات کے تھے کہ دوسری قومون مین مل جانا چاہیئے جس کا بُرا نتیجہ یہ ہوا کہ یونانی خیالات کے زیر اثر آگئے اور بجائے واحد خدا کے تین خدا ماننے لگے یاد رکھو کہ جیسے چھوٹا نالہ بڑے نالہ مین مل جائے تو اسی مین جذب ہو جاویگا۔ اسیطرح اگر کوئی چھوٹی قوم بڑی قوم مین ملے گی۔ تو فنا ہو جاوے گی۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا امتیاز قائم رکھو۔

لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ اگر کوئی چھوٹا فرقہ بڑے فرقہ کی عظمت وجلال کے رُعب مین آکر اس سے ملیگا۔ تو یُن رکھے کہ وہ اس کے کچھ کام بھی نہین آئیگا۔

بصائر۔ بینائی پیدا کرنے کا ذریعہ۔

ساء مایحکمون۔ جن لوگون نے یہ فیصلہ کر لیا ہے بہت بُرا ہے۔

یکم اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۵ رکوع نمبر ۱۹

(سُورۃ الجاثیۃ۔ رکوع نمبر ۳)

ولتجزی۔ وَ۔ عطف کے لئے ہے۔ جس پر یہ عطف ہے وہ بات پچھلی آیت سے ظاہر ہے یعنے آسمان و زمین کو پیدا کیا تاکہ علاوہ جسمانی فوائد کے معرفت الٰہی حاصل ہو۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ ان چیزون کے ذریعے یا نیکی کرین گے یا بدی پس ان کی جزا سزا ملیگی۔

افرءیت۔ ارئیت کے معنے اخبرنی (بتاؤ تو سہی) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو پس بتاؤ تو سہی۔

من اتخذ الٰھہٗ ھوٰہُ۔ کہتے ہین اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے بنالیا اپنا معبود ہوا کو۔ تو پھر یون چاہیئے تھا۔ من اتخذ ھواہ الٰھاً

اصل بات یہ ہے کہ کوئی فرقہ اللہ سے منکر نہین۔ کیونکہ سب سے بدترین منکرین سوفسطائی بھی الخیال خلاق کہتے ہین۔ صرف تعیین مین فرق ہے۔ پس یہ ترکیب و ترتیب بالکل صحیح ہے۔ معنے یون ہوئے۔ جس نے الٰہ کی تعیین کی اور مصداق بیان کیا تو کس سے اپنی ہوا سے۔

یون تو کوئی فرقہ ایسا نہین جو ہوا کو معبود کہتا ہو مگر ان کے معاملات سے ایسا ثابت ہوتا ہے اضلہ اللہ۔ گمراہ قرار دے دیا اللہ نے اس کو۔

خدا جب کسی پر گمراہی کا فتوے لگاتا ہے تو اس شخص کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ پھر وہ توبہ بھی نہین کرتا۔

الا اللہ ھر۔ دھریہ سے اللہ مصداق قرار دینے مین جھگڑا ہے۔ پھر اس کے صفات کے بارے مین بحث ہے ورنہ زندہ کرنے اور مارنے والی طاقت سے ان کو انکار نہین۔

یظنون۔ ظنیات کی بنا پر ایسا کرتے ہین۔ دراصل دلیل کوئی نہین رکھتے۔

قالوا ائتوا بآبائنا۔ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر دکھاؤ۔ تب قیامت مانینگے۔

ان بے خبرون کو معلوم نہین کہ وہ زندگی اور قسم کی ہے اور اس کے ظہور کے لئے اور مقام موزون ہے۔

ثُمَّ یجمعکم۔ یہان جمع کا لفظ لاکر سمجھایا کہ زندہ تو تم کو کر چکا ہے پھر موت ہے اس کے بعد اور مراحل ہین۔ قبر۔ حشر۔ نشر اس کے بعد خدا کے دربار مین پیش ہونگے گویا مر کر فنا نہین ہوتے بلکہ جیسے دنیا مین ایک رفتار ہے ایسا ہی اس کے بعد ایک رفتار ہے۔ یہان تک کہ اس خاص حالت تک انسان پہونچ جائیگا۔

۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۲۰)

(سُورہ الجاثیۃ رکوع ۴)

جاثیۃ۔ جثو سے مراد جس کے معنے ہین گھٹنون کے بل بیٹھنا۔ مقصود اظہار مصیبت کبریٰ

کتبھا۔ اپنے اعمالنامے۔

وعملوا الصّٰلحٰت۔ ایمان کامل کا نتیجہ اعمال صالحہ ہین۔

ھو الفوز المبین ھو ضمیر فصل کا ہے۔ حصر ہے کہ پاس ہونا اگر ہے تو یہی کہ آخرت کے روز انسان سرخرو ہو۔

الذین کفروا۔ الذین کفروا جہان کہین بھی قرآن شریف مین آئے اس سے وہ کفار مراد ہین۔ جو حق جان کر پھر حق کے معاند بن کر انکار کرتے ہین پس اس کے معنے صحیح ہوئے جو لوگ کافر بنے ہین۔

افلم تکن۔ ا۔ ف کے درمیان جملہ مقدر ہے۔ جو یہ کہ "کیا تم عذاب مین پڑے ہو"

فاستکبرتم۔ استکبار کے یہ معنے ہین کہ واقع مین بڑا نہ ہو۔ مگر بڑا بننا چاہتا ہے

ننسٰکم۔ ہم چھوڑتے ہین۔ نسیان شان خداوندی سے بعید ہے۔ چونکہ نتیجہ نسیان ترک" ہے۔ اس لئے یہی اس کے معنے ہوئے۔

ولا ھم یستعتبون۔ نہ وہ شکائت رفع کئے جاوین گے (۲) چوکھٹ تک بھی نہ پہنچنے دئے جائین گے۔

فللّٰہ الحمد

اس خاص گھڑی مین ہر ایک سمجھ جاوے گا۔ کہ وہی ذات پاک سزاوار حمد و ثنا ہے

یہان پارے چوبیسوین و پچیسوین کے نوٹ ختم ہوئے